جلد ۲۹ | ۲۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش | ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ | ۲۹ مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۲۱

جماعت احمدیہ کے خلاف متفقہ فیصلہ کی حقیقت

لکھنؤ کے روزانہ معاصر "سرفراز" کا مسلم لیگ کو یہ مشورہ دینا اخبار "زمیندار" کو بہت ناگوار گزرا ہے۔ کہ سیاسی معاملات میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو بھی شریک کرنا چاہیئے۔ اور عقائد کے اختلاف کی وجہ سے کسی فرقہ کو سیاسیات میں شریک کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح مسلمانوں کی سیاسی طاقت کو ضعف پہونچتا ہے۔ اخبار "زمیندار" نے اپنی مخالفت کی جب یہ وجہ بیان کی۔ کہ:-

"دُنیا بھر کے شیعہ سنی اور اہلِ حدیث علماء نے فرقہ مرزائیہ کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دے رکھا ہے" تو اسے بتایا گیا۔ کہ کسی احمدی کو مسلم لیگ میں شریک ہونے کا تو کوئی خاص شوق نہیں۔ لیکن جو وجہ احمدیوں کے خلاف اس نے پیش کی ہے۔ اس میں اگر کچھ معقولیت ہے۔ تو پھر دیگر فرقوں کے مسلمانوں کو بھی لیگ سے نکال دینا چاہیئے اور کسی ایک فرقہ کے لوگوں کا ہی لیگ پر قبضہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آج مسلمانوں کا کوئی ایک فرقہ بھی ایسا نہیں ہے۔ جس پر کفر کا فتوےٰ نہ لگ چکا ہو۔ اور جسے خارج از اسلام نہ قرار دیا گیا ہو۔

اخبار "زمیندار" نے یہ بات تو مان لی ہے۔ کہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ ایسا نہیں جسے دائرہ اسلام سے خارج نہ قرار دیا گیا ہو۔ اور جس پر کفر کا فتوےٰ نہ لگ چکا ہو۔ لیکن اس میں یہ پخ لگائی ہے۔ کہ "فرقہ وار تکفیر کے متعلق کسی مسئلہ پر بھی مسلمانوں کا اتفاق نہیں۔ لیکن مرزائیوں کے متعلق شیعوں، سنیوں اور اہلِ حدیث کا متفقہ فیصلہ ہے۔ اور جس مسئلہ پر اجماع امت ہو۔ اس کی صداقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا"۔

اللہ۔ اللہ یہ بھی زمانہ آنے والا تھا۔ جب "اجماع امت" کی شرعی اصطلاح کی تعریف یہ قرار پا رہی ہے۔ کہ ایسے لوگ جو ایک دوسرے کو کافر اور خارج از دائرہ اسلام قرار دیتے ہوں۔ ان کا کسی بات پر متفق ہو جانا "اجماع امت" کہلاتا ہے۔ اور پھر اس کی صداقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ نہ یہ اجماع امت کی تعریف ہے۔ اور نہ ایسے لوگوں کے کسی بات پر متفق ہو جانے کو اجماع امت کہا جا سکتا ہے۔ جو ایک دوسرے کے متعلق جنگلی درندوں سے بھی زیادہ کینہ اور عداوت رکھتے ہوں۔ اور ایک دوسرے کو بدترین مخلوق سمجھتے ہوں۔ ایسے "اجماع" کی اسلام نے جو جامع و مانع تعریف کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ الکفر ملۃ واحدۃ، یعنی حق و صداقت کے مقابلہ میں کفر کی مختلف طاقتیں متفق ہو جایا کرتی ہیں:-

پس "زمیندار" نے یہ کہہ کر کہ "مرزائیوں کے متعلق شیعوں سنیوں اور اہلِ حدیث کا متفقہ فیصلہ ہے"، جماعت احمدیہ کے مسلمان ہونے کے خلاف نہیں۔ بلکہ اس کے حق میں شہادت پیش کی ہے۔ کیونکہ شیعہ سنیوں۔ اور اہلحدیثوں کے نزدیک سنی شیعہ اور اہلحدیثوں کے نزدیک۔ اہلحدیث سنیوں اور شیعوں کے نزدیک کافر ہیں۔ گویا ہر فرقہ دوسرے کے نزدیک کافر ہے۔ اگر یہ سب جماعت احمدیہ کو کافر قرار دینے میں متفق ہیں۔ تو غور فرما لیجئے۔ کہ الکفر ملۃ واحدۃ کے مصداق کون ہیں۔ اور حق و صداقت پر کونسی جماعت ہے۔ وہی جس کے خلاف ایک دوسرے کو کافر قرار دینے والوں کے اتفاق کا اعلان "زمیندار" نے کیا ہے:۔

افسوس دینی مسائل کے فہم سے تو یہ لوگ محروم ہو ہی چکے تھے سیاسی معاملات میں بھی ان کی عقل کام نہیں کرتی۔ مسلم لیگ میں شمولیت محض سیاسیات کی غرض سے ہے نہ کہ ایک دوسرے کے کفر و اسلام کا فیصلہ کرنے کے لئے اور سیاسیات میں صرف مسلمان کہلانا کافی ہو سکتا ہے کیونکہ سیاسی حقوق کا بہت کچھ دار و مدار قوم کی تعداد پر ہے۔ جو کسی کے داخل ہونے سے بڑھ سکتی ہے۔ اور علیحدہ ہونے سے کم ہوتی ہے جن مسلمان سیاست دانوں کے ذہن میں اتنی موٹی بات بھی نہیں آ سکتی۔ ان سے کسی اور مسئلہ کے حل کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اور وہ اگر کسی احمدی کا لیگ میں شریک ہونا پسند نہ کریں۔ تو اس سے احمدی کا کیا بگڑ سکتا ہے:؛

عوام کو پولیس کے تشدد سے بچانے کا انتظام

چند دن ہوئے بٹالہ کی سپیشل پولیس کے ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر اور دو تین کانسٹیبلوں کے متعلق "الفضل" میں لکھا گیا تھا کہ ایک شخص پر اس قدر تشدد کرنے کی وجہ سے کہ وہ آخر کار ہلاک ہو گیا ہائیکورٹ نے حکومت کی اپیل پر انہیں عبرتناک سزائیں دیں۔ اور اس طرح دوسروں کے لئے عبرت کی مثال قائم کی ؛؛

اس واقعہ کا ذکر کرتا ہوا اخبار "انقلاب" لکھتا ہے۔

"ایک دو سال پیشتر راولپنڈی کا ایک واقعہ بھی ہائی کورٹ میں سماعت ہوا تھا۔ جس میں کسی بے قصور آدمی نے پولیس کے انتہائی تشدد سے تنگ آکر ایک پولیس آفیسر کو قتل کر دیا تھا۔ اور ہائی کورٹ نے قاتل کو بری کر دیا تھا۔ لیکن راولپنڈی کے مقدمہ میں ایک انگریز فوجی افسر اور بٹالہ کے مقدمہ میں ایک انگریز کمتی فوج کا میجر زیادہ متحرک نظر آتے ہیں۔ ان انگریزوں کی مداخلت سے معاملات یہاں تک پہنچے کہ ہائی کورٹ کو انصاف کرنے کا موقعہ ملا۔ ورنہ خدا جانے ایسے کتنے مقدمات چھوٹی عدالتوں میں ہی غائب ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا کچھ پتہ ہی نہیں چلتا"

دراصل پولیس کی بے ضابطگیوں کی اصلاح کے رستہ میں ایک بہت بڑی روک ماتحت عدالتوں کا طریق عمل بھی ہے۔ ان میں پولیس کے مقابلہ میں انصاف حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ خاص کر ان لوگوں کے لئے جو غربت اور فلاکت کی وجہ سے بے دست و پا ہوتے ہیں۔ حکومت اگر اس بارے میں کوئی احسن انتظام کر سکے۔ اور عوام کو پولیس کے بے جا جبر و تشدد سے بچا سکے۔ تو یہ بہت بڑا کارنامہ ہو۔ اور عام لوگوں کے دلوں میں حکومت کا وقار بہت بڑھ جائے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی بواسیر کی تکلیف تا حال رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

دوست یاد رکھیں کہ ۸ ماہ احسان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۸ جون ۱۹۴۱ء تبلیغ کا دن ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو غیر احمدی احباب ۱۰ اعزا اور ہمسایوں تک پہونچانا اس دن آپ کا فرض ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ

ضروری اعلان

اکثر خطوط سے پایا گیا ہے۔ کہ احباب سلسلہ خاص تاریخ پر تبلیغی ٹریکٹ کتب اور رسالے وغیرہ طلب کرتے ہیں۔ مگر بجائے اس کے کہ براہ راست مہتمم نشر و اشاعت قادیان کو لکھیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو یا کسی دوسرے دفتر میں لکھ دیتے ہیں۔ اور وہاں سے دفتر ہذا میں بغرض تعمیل خط آتا ہے۔ اور اس طرح ٹریکٹ بھیجنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب تبلیغی ٹریکٹ کے لئے براہ راست دفتر نشر و اشاعت قادیان میں تحریر کیا کریں۔ مہتمم نشر و اشاعت قادیان

وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام تیرھواں وقار عمل ۲۹ مئی کو صبح کی نماز کے معاً بعد منایا جائیگا۔ مقام عمل ریلوے روڈ میک ورکس سے لے کر چوک منڈی تک ہے۔ امید ہے کہ سب احباب شریک عمل ہونگے مہتمم وقار عمل

مسیحائے زمن کی یاد

بلبل زار کو پھر رنگ چمن یاد آیا ۔ یعنی اکمل کو مسیحائے زمن یاد آیا
آہ ہلکا سا تبسم کہ ضیا میں جس کی ۔ مجھے نظارۂ گلزار و سمن یاد آیا

ہائے اس یاد سے بے تاب دل مضطر ہے
گویا اک پارۂ سیماب دل مضطر ہے

آپ نے جو ہمیں فرمایا وہ سب ٹھیک ہوا ۔ نقشۂ ارض جو بتلایا وہ سب ٹھیک ہوا
یاد ہے جنگ عظیم انفلوئنزا کی وبا ۔ پھر زلازل کا نشاں آیا وہ سب ٹھیک ہوا

جنگ موجودہ قیامت ہے الٰہی توبہ
اُف یہ بربادیٔ دُنیا۔ یہ تباہی توبہ

خلق کے آپ مسیحا ہیں یہ سب جانتے ہیں ۔ مونہہ سے اقرار نہ ہو دل تو مگر مانتے ہیں
دین و دُنیا کی نجات آپ سے وابستہ ہے ۔ حق کے بھیجے ہوئے مامور کو پہچانتے ہیں

زندہ اسلام پہ ایمان اگر لائیں گے
مخلصی ساری بلاؤں سے وہ پا جائینگے

انقلاب آئیگا یہ نسلی تفاخر موقوف ۔ خوب ابھرینگے مساوات مناسب کے حروف
اور مذہب کے لئے ہوگا جو آزاد ضمیر ۔ نازی ہٹلر کے اوامر پہ کہیں گے سب تُف

وحی حق نے جو بتایا ہے وہی کچھ ہوگا
پیشگوئی میں جو آیا ہے وہی کچھ ہوگا

بول اسلام ہی کا دیکھنا بالا ہوگا ۔ مشرقی مغربی دُنیا میں اجالا ہوگا
بہتر و برتر ولے اعلیٰ ہیں کل اسلامی اصول ۔ یہی ہر نیک بشر ماننے والا ہوگا

وہ زمانہ بھی خوش آئند ہے کیا اکمل
شہرہ اسلام ہی اسلام کا ہوگا اکمل

دُعا کے لئے نام ۳۱ مئی ۶ بجے شام پیش کئے جائینگے

۳۱ مئی ۶ بجے شام تک تحریک جدید کے جن مجاہدین کا چندہ مرکز میں سو فیصدی داخل ہو جائے گا۔ اور جن جماعتوں کے کارکن اپنی جماعت کی رقم بحیثیت جماعت کم سے کم ستر فیصدی داخل کر دیں گے۔ ان کے نام انشاء اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور اسی تاریخ کو ۶ بجے شام دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے پس کارکن اور افراد اپنے وعدہ کی رقم ۳۱ مئی ۶ بجے شام تک مرکز میں داخل فرمانے کی جدوجہد کریں

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

علم اکسیر اور کیمیا کا تاریک پہلو

از جناب ابو البرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی -

(۹)

اکسیر کیمیاء کا ایک تاریک پہلو اس کی کتب صنعت کا از قبیل مرموزات و اشارات ہوتا بھی ہے - کوئی کتاب بھی آپ صنعتِ اکسیر کیمیاء کی پڑھیں اس میں مرموزات کے بغیر کوئی مسئلہ بیان نہیں کیا گیا - نسخہ اکسیر کی تحریر بعض امور کے حذف سے پیش کی گئی ہے - یا طلسمی - اور مرموزہ رسم الخط کی طرز پر نسخہ تحریر کیا گیا ہے - چنانچہ ساٹھ قسم سے بھی زائد رسم الخط کی قسمیں کتابوں میں پائی جاتی ہیں - جن میں سے بعض اشکال حروفِ جدیدہ کے رسم الخط میں نسخے ہیں - بعض حرف کے تغیر کے ساتھ جیسے

کم صلا و حط لہٗ ور سح
حرف منقوط را بجا کش دع
ور دو حرف نقطہ ہم آمئند
او لش را بجائے آخر صنع

اسی طرح اعداد کی مرموزہ صورتیں اور خط شجر وغیرہ جن میں نسخوں کو سمجھنا ہر ایک کا کام نہیں - چنانچہ جب میں نے کتاب درۃ البیضاء فی صنعۃ الاکسیر والکیمیاء کا مطالعہ کیا - تو حیران رہ گیا اس میں مصنف نے صاف لکھا ہے کہ اکسیر گروں کے الفاظ سے ان کے مرموزہ ہونے کے باعث بہت مغالطہ لگتا ہے - چنانچہ انہوں نے لکھا - کہ جہاں وہ مثلاً نورہ کا لفظ بولیں گے - وہاں نورہ حجری مراد نہ ہوگا - بلکہ صدفی مراد ہوگا - اسی طرح اور الفاظ مرموزہ ہیں - جیسے گندھک کے لئے عقرب - نوشادر کے لئے عقاب اور سیماب کے لئے عبد - اور غلام عربی - عمامہ خضر الیاس وغیرہ مثنو سے بھی اور پر نام تجویز کئے ہوئے ہیں - ذیل کی کتب کے کئی متوسط جو میری نظر سے گزرے ہیں - وہ ایسے نہیں - کہ جن سے کوئی انسان بجز علمی

اصطلاحوں کے جاننے کے ان کے مطالب بیان کردہ سے علمی طور پر بھی متمتع ہو سکے - جابر کی بہت سی کتب اس فن میں پائی جاتی ہیں - اس کی کتاب الکامل اور کتاب الوصول - کتاب العین کتاب الشمس - کتاب الزہرہ - کتاب المریخ - کتاب المشتری وغیرہ - جلاکی کی کتاب المصباح والمفتاح اور البدر المنیر فی علم الاکسیر - ذکلوشاہ کی ہفت کنوز - سید خیر اللہ حقانی کی مجمع البحرین معالم التجارب بدیع الدین کی - سید حسین اخلاطی کی نور العیون - اور نزہتہ الاکسیر - پھر کتاب شہریاری - اور اسباب شاہی خورشید ہدایت - الدرۃ البیضاء فی صنعۃ الاکسیر والکیمیاء - پھر حضرت امام احمد دمنہوری کی کتاب الدرۃ الیتیمہ فی الصنعۃ الکریمہ - امام احمد دمنہوری صاحب کی حضرت عبد الوہاب شعرانی نے لواقح الانوار میں بہت تعریف کی ہے - کہ انہیں قریباً ہر روز بیداری میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی - انہوں نے آپ کی نسبت یہ بھی فرمایا ہے - کہ اکسیر کے وہ مسائل جو حکماء نے اپنی کتب میں بطور معلقات و مرموزات لکھے ہیں - ان میں سے اکثر کے متعلق ان پر انکشاف ہوا ہے - اس سے ظاہر ہے - کہ اگر کچھ اکسیر کی بات کسی امر کے لحاظ سے درست بھی تسلیم کی جائے - تو بھی اس کے معلقات اور مرموزات کا حل بجز استاد بہت مشکل ہے - اور بجز تعلیم صحیح کے حصول کے عمل شروع کرنا کسی کو شکار پکڑنے کے لئے جنگل میں دوڑانے کا ہم معنے ہے - اور بھی بہت سے اردو فارسی - اور عربی رسائل دیکھنے میں آئے - لیکن اگر انہیں صحیح بھی تسلیم کر لیا - تب بھی ان سے

فائدہ اٹھانا رات کی سخت تاریکی میں ہیرے کا تلاش کرنا ہے - جو وسیع صحراء کے کسی نامعلوم حصہ میں پڑا ہو - و نعم ما قیل :- ؎

یا من عذا بالکیمیاء لہجاً
ایاک والتبذیر للامل
اکسب بجعل الخیر من رزقٍ
واحذر من الخسران بالعمل

یعنی اے شخص جو کیمیاء کا حریص ہے - اپنے تئیں اس فضول خرچی سے بچا - جو کیمیاء کی جھوٹی امیدوں پر کر رہا ہے - رزق اچھے کاروبار سے حاصل کر - اور اس طرح کے خسارہ سے پرہیز کر - جو عمل کے بدلہ میں ملے - یعنی ایسا کام جو خسارہ کا موجب بنے اس سے پرہیز چاہیئے :-

(۱۰)

سب سے زیادہ مایوس کن اور تاریک پہلو کیمیا کی علامات میں سے اس کا ثمرۃً فقدان اور ابتدائی حیثیت میں پایا جانا ہے - اور وہ اس طرح کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ - کہ تم سب لوگوں کے لئے خدا کے رسول کی زندگی بہترین نمونہ ہے کیا بلحاظ عقائد صحیحہ - اور کیا بلحاظ اعمالِ صالحہ - اور کیا بلحاظ تعلیم ہدایت و تربیت - اب جب ہم خدا کے رسول جو سب رسولوں کے کمالات کے جامع اور سب صفات حمیدہ سے متصف ہیں - اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء ہیں - ان کے نمونہ پر نظر ڈالتے ہیں - تو ان کی زندگی کے کسی شعبہ میں بھی باوجود ضروریات زندگی کیمیاء کے ذریعے چاندی سونا بنانے کا عملی نمونہ نہیں پایا جاتا - اور نہ ہی اس طرح کے اکتساب کے متعلق کوئی روایت احادیث صحیحہ سے ملتی ہے - کہ کبھی آپ نے کیمیاوی اعمال سے چاندی یا سونا بنایا ہو - یا کسی کو ہی اس طرف توجہ

دلائی ہو - یا اس طرح کا کوئی نسخہ بتایا ہو - بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم - اور آپ کے صحابہ کے متعلق روایاتِ تاریخیہ سے جو بات معلوم ہوتی ہے - وہ یہی ہے - کہ آپ تجارت کا کاروبار یا مزدوری اور ملازمت کرتے - اور صحابہ علاوہ اس کے زمینداری بھی کر لیتے تھے - لیکن کیمیاء کے ذریعے چاندی یا سونا بنانے کا عمل کہیں سے ثابت نہیں :-

پھر عجیب بات یہ ہے - کہ جس قدر کیمیاء کا ذہبہ کے متعلق کتب مدونہ کا سلسلہ پایا جاتا ہے - زیادہ تر ان کے مصنف وہی لوگ ہیں - جو شیعہ اصحاب سے ہیں - چنانچہ بعض کیمیا کے نسخے بھی اثنا عشری ائمہ کی تعداد پر بارہ اجزاء کے ہیں - یا پنجتن کی تعداد کے اجزاء سے مرتب ہیں - ایک صاحب مجھے لکھنؤ میں ملے - انہوں نے بیان کیا - کہ تثلیث کا مسئلہ جو اقانیم ثلثہ کی بنا پر قائم کیا گیا - اور یونانیوں سے لیا گیا ہے - یہ دراصل باپ - بیٹا - روح القدس تینوں جوہر دراصل گندھک اور پارہ جو سونا چاندی کے لئے قائم مقام ابوین کے ہیں - اور اکسیریوں کے نزدیک اصل الحار اور اصل البارد کی اصطلاح سے بھی معروف ہیں - ان دونوں کی ترکیب کیمیاوی جو حرارت متناسبہ سے تعلق رکھتی ہے - اس سے اجساد سبعہ بصورت مولود کے پیدا ہوتے ہیں - جن میں سے شمس و قمر یعنی چاندی سونا کامل مولود ہیں - اور باقی پانچ ناقص - جو کیمیاوی تدابیر سے اسفل سے اعلےٰ کے مراتب تک پہونچ سکتے ہیں - پس باپ بیٹا اور روح القدس یا اقانیم ثلاثہ کیا ہیں - کبریت سیماب اور ان دونوں سے تولد شدہ مولود یعنی زر خالص - یہ سن کر میں حیران رہ گیا - اور مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ بات یاد آگئی - جو خطبہ الہامیہ کے حوالہ سے میں پیش کر چکا ہوں - کہ کیمیاء کا ذہبہ کے معتقد اکثر ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں - جو غلط عقائد کے خوگر ہوا کرتے ہیں

مسئلہ جنازہ کے متعلق

میر عابد علی صاحب کی شہادت مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک بھی خلاف واقعات ہے

جناب مولوی محمد علی صاحب کا دعوے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منکرین اور مخالفین کا جنازہ باوجود اس علم کے کہ وہ غیر احمدی تھے پڑھ لیا کرتے تھے اس کے ثبوت میں انہوں نے ایک شہادت سید عابد علی صاحب مرحوم بدوملہوی کی پیش کی ہے۔ کہ ان کی والدہ صاحبہ کا جنازہ غائبانہ ان کی درخواست پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پڑھا دیا۔ حالانکہ اس نے بیعت نہ کی ہوئی تھی۔

خلاصہ بحث

اس شہادت کے متعلق مفصل بحث کتاب مسئلہ جنازہ کی حقیقت مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے میں کی گئی ہے۔ جسے یہاں دہرانا مقصود نہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرحومہ کا جنازہ پڑھنے کی درخواست پر مشتمل جو خط میر صاحب نے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا تھا۔ اس میں یہ ہرگز نہیں لکھا تھا۔ کہ ان کی والدہ حضور کی منکر اور مخالف تھیں۔ اور نہ وہ اپنی شہادت میں یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس کو علم تھا کہ مرحومہ غیر احمدی تھیں۔ اور اس علم کے باوجود حضور نے ان کا جنازہ پڑھا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں اگر حضور نے جنازہ پڑھا بھی تو اس سے مولوی صاحب کا دعوے ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا۔ نیز یہ کہ بعض قرائن اور مخصوص حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل میر صاحب کی والدہ وفات سے قبل اعتقاداً اور عملاً مصدق احمدیت ہو چکی تھیں۔ صرف ظاہری بیعت کی کسر رہ گئی تھی واللہ اعلم

شبہ کا اظہار

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پیش نظر رسالہ ردتکفیر مصنفہ مولوی محمد علی صاحب میں چونکہ میر صاحب مرحوم کی پوری تحریر درج نہیں تھی۔ بلکہ چار جگہ درمیانی حصے میں نقطے ڈالکر عبارت چھوڑی ہوئی تھی۔ اس لئے حضرت موصوف نے دیگر تمام حوالجات کے نقل کرنے میں جناب مولوی صاحب کا جد درجہ کا قابل افسوس رویہ دیکھ کر بجا طور پر اس شبہ کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ "ایسا کرنا ہرگز بے معنی نہیں ہے بلکہ ضرور کچھ دال میں کالا کالا ہے"۔

شبہ یقین کے درجہ کو پہنچ گیا

اب ناظرین یہ پڑھ کر حیران ہونگے کہ حضرت موصوف کا یہ خیال صرف شبہ ہی کی حد تک نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک امر واقعہ اور حقیقت ہے۔ کہ مولوی صاحب نے سیح سیح سیاہ لفظوں کے تاریک پردے میں ایسے فقرے چھپا رکھے ہیں۔ جن کے اظہار سے ان کا مقصود اور بھی کمزور اور مجروح ہو جاتا ہے۔

افسوسناک تحریف

مگر اس سے بھی بڑھ کر قابل تعجب یہ بات ہے کہ مولوی صاحب نے خط کے آخر سے ایک عبارت ایسے رنگ میں چھوڑ دی ہے۔ کہ اس کے چھوڑے جانے کی طرف پڑھنے والے کا ذہن بھی منتقل نہیں ہوسکتا۔ یعنی اس کے چھپانے کے لئے نقطوں کے پردے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور جیسا کہ ابھی ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں گے۔ وہ عبارت جناب مولوی صاحب کے صریحاً خلاف پڑتی ہے۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ جو تحریر میرے سامنے ہے وہ یقیناً مکمل اور اپنی اصل حالت میں ہے۔ وہ بھی مولوی محمد علی صاحب کے آرگن پیغام صلح (جلد ۲ نمبر ۱۴۳) نے ہی شائع کی ہوئی ہے۔ اور اس کے متعلق میر صاحب مرحوم کی کوئی ایسی تصدیق میرے علم میں نہیں ہے۔ کہ یہ شائع کردہ تحریر حرف بحرف انہی کی ہے اور کہ اس میں کوئی حرف بھی کم نہیں کیا گیا۔ اس تحریر اور خط کے آخری حصے میں جسے مولوی صاحب نے بغیر نقطے ڈالے حذف کر دیا ہے۔ میر صاحب مرحوم لکھتے ہیں

"پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانہ میں اس امر (جنازہ) کی نسبت کچھ ذکر ہوا تو عاجز نے ارادہ کیا۔ کہ اس بات کو حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کر دے۔ اتنے میں **حضرت خلیفۃ المسیح (اول) کا حکم آگیا۔ کہ جنازہ نہ پڑھنا چاہیئے**۔ تو اس حکم کے بعد عاجز نے اس کا پیش کرنا ترک ادب سمجھا **اب حضرت خلیفۃ المسیح (الثانی) کا حکم بھی خلیفہ ہی کے مطابق ہے**۔ پھر بھی المقر نے اسے پیش کرنا جسارت سمجھا۔۔۔ **عاجز کو علم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول و ثانی کا حکم اس کے خلاف ہے**"

(پیغام صلح ۸ جون ۱۹۱۵ء صفحہ ۱)

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کے پیشکردہ اور ان کے بزرگ گواہ نے اپنی حلفیہ شہادت میں صریح طور پر یہ گواہی دی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا حکم اور فیصلہ مسئلہ جنازہ کے متعلق رہی ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کا فیصلہ اور فتوے ہے۔ کہ غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں لیکن افسوس ہے کہ جناب مولوی صاحب نے نہ صرف یہ کہ اپنے گواہ کے اس حصہ شہادت کو تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ اس کو اپنے خلاف پاکر ترک کرکے اخفائے حق کا ارتکاب کیا ہے۔ حالانکہ اسی خط کے آخر میں میر صاحب مرحوم نے تاکید اور بالوضاحت یہ لکھ رہا تھا۔ کہ "احقر حلف دینے کے بغیر ہی آپ کو ایک تکلیف دیتا ہے۔ کہ اگر احقر کا یہ خط کسی اخبار میں شائع کرنا ہو۔ تو سالم کا سالم شائع فرمائیں۔ محض اس کی کوئی جز ہی شائع نہ کی جائے"۔ مگر پھر بھی مولوی صاحب نے وہی کیا۔ جس کا اندیشہ میر صاحب مرحوم کو تھا۔ اور غالباً اسی وجہ سے انہوں نے قریباً حلف دیکر درخواست کی تھی۔ کہ ایسا نہ کیا جائے۔ مولوی صاحب یہ عذر نہیں کرسکتے۔ کہ صرف ایک یا دو دفعہ ہی ایسا کرنا ضروری تھا۔ اور وہ بھی میر صاحب کی زندگی میں اس کے بعد قطع و برید کرکے شائع کرتے رہنا ان کے لئے جائز ہوگیا ہے کیونکہ ایسا کرنا یقیناً میر صاحب مرحوم کے منشاء تقوے اور انصاف کے خلاف ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی ترک کردہ ایک اور عبارت

ایک اور عبارت جو مولوی صاحب نے ترک کر دی ہے۔ اور جس سے ان کے خلاف استدلال کیا جاسکتا تھا۔ یہ ہے۔ "یہ اس لمبے عریضے کا جو حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور میں لکھا خلاصہ مطلب ہے جو اوپر عرض کیا گیا ہے"۔ اس سے عیاں ہے۔ کہ جو خط میر صاحب نے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں لکھا۔ وہ ایک لمبا اور مفصل خط تھا۔ اب اس عریضے میں کیا الفاظ لکھے تھے۔ جن کی بناء پر اور جن سے متاثر ہوکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرحومہ کا جنازہ پڑھنے پر آمادگی کا اظہار فرمایا۔ وہ پورے کے پورے زیر بحث خط لکھنے کے وقت میر صاحب کو محفوظ نہیں تھے۔ بلکہ سالہا سال کے بعد (میر صاحب نے اپنی والدہ کی وفات کی تاریخ نہیں بتائی۔ ہاں ان کے خط سے مفہوم ہوسکتا ہے۔ کہ میر صاحب کے بیعت کرنے کے تھوڑا ہی عرصہ بعد کا یہ واقعہ ہے۔ واللہ اعلم) صرف ان کا خلاصہ مطلب انہوں نے لکھا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس سے شہادت کا وہ وزن قائم نہیں رہتا جو مولوی صاحب قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور پھر اس خلاصے میں بھی وہ قطعاً یہ نہیں لکھتے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں یہ لکھا تھا۔ کہ ان کی والدہ غیر احمدی تھیں۔

مولوی محمد علی صاحب کے عقیدہ کے خلاف شہادت

اب اگر جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ خیال صحیح مان لیا جائے۔ کہ میر صاحب مرحوم نے جو حالت اپنی والدہ مرحومہ کی اس تحریر کے شروع میں ظاہر کی ہے۔ وہ حالت انکی وفات تک قائم رہی تھی۔ اور کہ اس حالت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی علم تھا۔ اور باوجود اس علم کے حضور نے انکا جنازہ پڑھا تھا۔ تو اس صورت میں یہ شہادت انکے اپنے مشتہرہ عقیدہ کے بھی خلاف پڑتی ہے۔ کیونکہ زیادہ سے زیادہ انکے نزدیک صرف اسی غیر احمدی کا جنازہ جائز ہے جو مکفر اور مکذب نہ ہو۔ بلکہ "خاموش اور درمیانی حالت میں ہو۔ اور تصدیق کی لو اس سے آتی ہو"۔ مگر میر صاحب کی والدہ کی حالت تو

بخیال مولوی صاحب اس شعر سے بھی ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے برعکس نظر آتی ہے۔ کیونکہ وہ تو اپنے فرمانبردار لخت جگر سے محض اس وجہ سے "سخت ناراض ہو گئیں۔ اور (وفات تک) رہیں" کہ اس نے کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی ہے۔ اور اس کے سوا ان کو اس پر اور کوئی ناراضگی نہ تھی۔ چنانچہ میر صاحب لکھتے ہیں:۔

"احقر کو اس پیارے مولےٰ کریم نے محض اپنے فضل سے بذریعہ الہام حضرت مسیح موعود کی شناخت عطا فرمائی اور بیعت سے مشرف کیا۔ تو والدہ صاحبہ مکرمہ سخت ناراض ہو گئیں اور رہیں... پھر وفات سے چند روز پہلے احقر نے خلوت پا کر عرض کیا۔ کہ آپ کو اس عاجز پر حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کے سوا عاجز کی کسی کمزوری پر کوئی اور ناراضگی بھی ہے۔ اگر ہے تو للہ معاف فرمائیں۔ اور بیعت کی نسبت ہرگز کسی قسم کی معافی نہیں مانگ سکتا۔ کیونکہ اس میں خدا تعالےٰ کی ناراضگی ہے۔ تو جواب میں فرمایا۔ کہ اس کے سوا ہیں اور تو کوئی ناراضگی نہیں ہے۔"

اب جناب مولوی صاحب ہی بتائیں۔ کہ جو عورت اپنے ایسے بیٹے سے جس پر وہ دنیاوی لحاظ سے ہر طرح خوش اور راضی ہے۔ اور وہ بیٹا دیندار۔ پابند صوم وصلوٰۃ بھی ہے۔ صرف اور صرف اس وجہ سے سخت ناراض ہو۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیوں مان لیا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس نے نہ صرف آپ کی بیعت نہیں کی بلکہ خود میر صاحب کی بیعت کی وجہ سے آخر دم تک ان سے ناراض رہیں۔ جو ایک گونہ مخی لعنت ہے۔" پھر وہ ہر طرح سے شریف اور اپنی والدہ کا فرمانبردار بیٹا اس کو وفات کے قریب یہ بھی بتا دے کہ بیعت کی نسبت میں صرف اس وجہ سے آپ سے معافی نہیں مانگ سکتا۔ کہ "اس میں خدا تعالےٰ کی ناراضگی ہے۔" مگر باایں ہمہ وہ اپنی ناراضگی پر مصر رہے تو کیا اس کو بھی "خاموش" اور "درمیانی حالت میں" کہا جا سکتا ہے؟ ہاں اگر وہ اپنے بیٹے کی بیعت کی خبر سن کر اس پر اظہار ناراضگی یا اظہار خوشنودی دونوں سے اجتناب و احتراز کرتی۔ تو کسی حد تک مولوی صاحب کے لئے یہ کہنے کی گنجائش نکل سکتی تھی۔ کہ وہ "درمیانی حالت میں" تھی۔ مگر اب تو وہ شدید ناراضگی کا کھلے بندوں اظہار بلکہ اس پر اصرار کرکے ہر عقلمند کے نزدیک زمرۂ مکذبین میں شمار ہونے کے لائق ہو گئی۔ پھر کس طرح اسے "خاموش" یا "درمیانی حالت میں" کہا جا سکتا ہے خصوصاً جبکہ مولوی صاحب یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ "خاموشی اور "درمیانی حالت" وہ ہے۔ جس سے "تصدیق کی بو" آتی ہو۔ ملاحظہ ہو اشتہار "میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے کا فیصلہ بحیثیت ثالث" (ص۳) کیونکہ یہاں تو صریح طور پر عملی تکذیب موجود ہے۔ اور کم از کم "تکذیب کی بو" تو یقیناً مولوی صاحب بھی محسوس کرتے ہوں گے۔ غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ مولوی صاحب کو یہ ماننا پڑا ہے کہ مرحومہ کی وفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "مخی لعنت" پر ہوئی تھی۔"

(ردتکفیر طبع سوم ص۴۸)

ممکن ہے۔ مولوی صاحب کہہ دیں۔ کہ مرحومہ نے چونکہ مونہہ سے یہ نہیں کہا تھا۔ کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ اس لئے وہ "مکذب" نہیں کہلا سکتی۔ مگر یہ خیال بھی ایک طفل تسلی سے بڑھ کر نہیں۔ کیونکہ کسی کو منہ سے جھوٹا کہنے۔ اور اپنے کھلے عمل سے اسے جھوٹا قرار دینے میں عقلمندوں کے نزدیک کوئی فرق نہیں۔

پس اس کے پیش کردہ عمل کے رو سے کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ مکذب نہ تھی۔ ظاہر ہے کہ مکذب کا جنازہ تو مولوی صاحب کے نزدیک بھی جائز نہیں۔ اور نہ ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکذب کا جنازہ پڑھتے تھے۔ اور نہ جائز سمجھتے تھے۔ پھر حیرت ہے کہ جناب مولوی صاحب نے یہ شہادت اپنے حق میں اور اپنی تائید میں کیوں پیش کی۔

میر صاحب کا خط اور غیر مبایعین

شاید کسی کے دل میں خیال گزرے۔ کہ میر صاحب مرحوم کے خط سے اتنا تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک مسئلہ جنازہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل کے خلاف تھا۔ سو اول تو غیر مبایعین بھی میر صاحب مرحوم کے اس خیال سے متفق نہیں۔ کیونکہ وہ بھی مانتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کا فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلے اور عمل کے خلاف نہ تھا۔ اس لئے میر صاحب کا یہ خیال ہمیں مضر نہیں۔ دوسرے غالباً میر صاحب کے نزدیک ہر حالت میں ظاہری اور رسمی بیعت کرنا احمدی اور مصدق سمجھا جانے کے لئے لازمی اور ضروری شرط تھی۔ اس لئے انہوں نے باہمی اختلاف سمجھ رکھا ہوگا۔ حالانکہ یہ خیال درست نہیں۔ جیسا کہ کتاب "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" میں مفصل و مبرہن طور پر مذکور ہے۔ تیسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی والدہ کا جنازہ پڑھنے پر آمادگی کا اظہار یقیناً اس خیال سے فرمایا۔ کہ مرحومہ حضور کی تصدیق کرنے والی اور ماننے والی تھیں۔ بہرحال ایک مشتبہ اور مجروح واقعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح فتاویٰ اور حضور کے اس ناقابل تاویل عمل اور غیر مشتبہ اسوہ کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ جو حضور نے سرسید مرحوم ایسے صلح کل اور اپنے مطیع و فرمانبردار بیٹے مرزا فضل احمد صاحب مرحوم کا جنازہ باوجود بعض لوگوں کے کہنے کے نہ پڑھ کر پیش فرمایا۔ پس اگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ اور حکم دیا کہ کسی غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاویٰ اور عمل سے عین مطابق ہے نہ کہ خلاف۔ اور اگر میر صاحب مرحوم نے خلاف سمجھا۔ تو یہ ان کی کسی اپنی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ اور جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ خود مولوی محمد علی صاحب بھی میر صاحب مرحوم کو اس خیال میں غلطی پر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"میر صاحب نے اپنی شہادت میں جو یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کا حکم تھا۔ کہ غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھایا جائے۔ یہ خلاف واقعات ہے۔"

والدہ سید صاحب کی موت کے وقت کی حالت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی کتاب "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" میں لکھا ہے۔ "مجھے معلوم ہوا ہے کہ سید عابد علی صاحب کی والدہ وفات سے قبل احمدیت کی قائل ہو گئی تھیں۔ اور عملاً صرف بیعت کی کسر تھی۔" اس بات کی تائید سید صاحب کے اس خط سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ ان کی والدہ صاحبہ نے وفات سے چند یوم قبل ایک دفعہ سید صاحب سے خود بخود کہا:۔

"ہمیں اپنی بیعت کرنے کا حال نیز مرزا صاحب کا حال سناؤ۔ تو عاجز نے بذریعہ الہام الٰہی حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرنے کا ذکر شروع کیا۔ ابھی تھوڑا ہی عرض کیا تھا۔ کہ انہیں کھانسی شروع ہو گئی۔ جس کی وجہ سے بیعت کا ذکر بھی درمیان ہی رہا۔"

اس سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ ان کا دل نرم ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف مائل ہو چکا تھا۔ اسی وجہ سے انہوں نے بصد رغبت خود حضرت اقدس علیہ السلام کا حال۔ اور میر صاحب کے بیعت کرنے کا حال سننے کی خواہش کی۔ ہاں چونکہ میر صاحب یہی سمجھتے ہوں گے۔ کہ احمدی اور مصدق ہونے کے لئے ہر حالت میں رسمی بیعت کرنا ضروری ہے۔ اس لئے ان کو حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ فیصلہ اور حکم کہ کسی غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نظر آیا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اگر میر صاحب سے یہ شہادت ہمارے سامنے لی جاتی۔ جو شہادت کا صحیح طریق ہے۔ تو یقیناً یہ تمام باتیں اور بھی واضح ہو جاتیں گو اب بھی یہ شہادت ہمارے خلاف پیش نہیں کی جا سکتی۔

خاکسار: تاج الدین لائلپوری قادیان

احمدی بچوں کی تربیت و اصلاح

احمدی بچوں کی تربیت و اصلاح کا سوال ایک اہم سوال ہے۔ کیونکہ قوم کی بہتری کا دارومدار بچوں پر ہی ہوتا ہے۔ جو قومیں تباہ ہوئیں وہ اس وجہ سے ہی ہوئیں کہ پہلے لوگ مرگئے اور پچھلے ان کے قائمقام نہ بن سکے۔ بلکہ فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوات (مریم ع ۴) کے مطابق پہلوں کے جانشین بنے وہ ایسے برے تھے جو خدائی احکام کو بالائے طاق رکھ کر اپنی خواہشات کے بندے بن گئے۔ اگر بعد کے لوگ پہلوں کے صحیح جانشین بنتے رہتے تو آج اسلام میں وہ ناخلف کیوں پیدا ہوتے جو شر من تحت ادیم السماء کے مصداق تھے۔ اور جنہوں نے اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کفر کے فتوے لگائے۔ اور اس طرح اشاعت اسلام جیسے عظیم الشان کام میں بجائے مدد دینے کے روکیں ڈالنے اور روڑے اٹکانے شروع کر دیئے۔

کیا شروع سے ہی مسلمان ایسے تھے ہرگز نہیں۔ ان کے بگڑنے کی یہی وجہ ہے کہ پہلوں کی نسلیں ان کی قائمقام نہ پیدا ہوئیں۔ پس کسی قوم میں خرابیاں اور برائیاں پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کی نئی پود اپنے ماں باپ کے نقش قدم پر چل کر ان کی خوبیوں کی حامل نہیں ہوتی۔ ان حالات میں نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم احمدی اپنی اولادوں کی اصلاح کی طرف پوری توجہ دیں۔ تاکہ اپنی زندگی میں ہی مشاہدہ کر لیں۔ کہ ہماری اولادیں ہمارے لئے دین و دنیا کے لحاظ سے قرۃ اعین کی مصداق ہیں۔

امتحان "توضیح مرام"

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "توضیح مرام" کا امتحان انشاء اللہ ۶ وفا (جولائی) کو ہوگا۔ اس سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ حضورؑ کی کتب کے چار امتحانات کا انتظام کر چکی ہے۔ یہ کتاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہماری درخواست پر خود مقرر فرمائی ہے۔ امتحانات کا سلسلہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو احباب جماعت کے دلوں میں راسخ کرنے کا مؤثر ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔ ان امتحانات میں شامل ہونے والے احباب نے محسوس کیا ہوگا۔ کہ اس ذریعہ سے ان کی روحانی تربیت باحسن طریق ہو رہی ہے۔ اور وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حقیقی تعلیم خصوصیات اور اس کے مقاصد سے کما حقہٗ واقفیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے پُر زور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس امتحان میں بکثرت شمولیت اختیار فرمادیں۔ قائدین اور زعمائے کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ کوشش فرمائیں۔ کہ تمام خواندہ احباب و خواتین اس امتحان میں ضرور شریک ہوں۔ اور جلد از جلد شامل ہونے والوں کی فہرستیں بمعہ فیس داخلہ بحساب ایک پیسہ فی کس روانہ فرمائیں۔ کتاب چھپ چکی ہے مہتمم صاحب نشر و اشاعت نے یہ کتاب طرف امتحان کی غرض سے چھپوائی ہے۔ امید ہے۔ احباب اس کی اشاعت کے بارہ میں خوب سرگرمی دکھائیں گے۔ والسلام

خاکسار

عبداللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نظارتوں کے اعلانات

صحیح پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل دوستوں کے پتے مطلوب ہیں۔ اگر کسی کو ان میں سے کسی کا صحیح پتہ معلوم ہو۔ تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ اور اگر یہ دوست خود اخبار کا مطالعہ کریں۔ تو مہربانی فرما کر اپنا موجودہ پتہ لکھیں:۔

(۱۶) غلام مرتضےٰ صاحب پٹواری سردار پور تحصیل کبیر والا۔ ضلع ملتان۔
(۱۷) ملک عنایت الرحمن صاحب A.C. ورکس کیچور جبل پور۔
(۱۸) منشی عبد الغنی صاحب پٹواری حلقہ اٹھوال۔ تحصیل بٹالہ۔
(۱۹) سخاوت خان صاحب کھاگڑا۔ برہم پور جبل ضلع مرشد آباد۔
(۲۰) محمد شفیع صاحب قصبہ مودہا۔ ڈاکخانہ رگول۔ ضلع ہمیر پور۔
(۲۱) عبد العزیز صاحب قادر آباد ڈاکخانہ سیانگر۔ ضلع امرت سر۔
(۲۲) محمد عبد اللہ صاحب سلواہ ڈھلوان۔ ضلع گوجرانوالہ۔
(۲۳) امیر علی خانصاحب کنٹریکٹر ٹونجی
(۲۴) مولوی میراں بخش صاحب مدرس محمود ڈاکخانہ چک بیلی سب پوسٹ آفس چونترہ ضلع اٹک۔
(۲۵) محمد نور الضیاء صاحب بمیگوری ضلع بیلوری۔
(۲۶) چوہدری نیاز محمد صاحب بروٹی ڈاکخانہ ہنگروال ضلع ہوشیار پور۔
(۲۷) اللہ داد خاں صاحب رینج آفیسر تلسی پور ضلع گونڈہ۔
(۲۸) منشی اللہ دسایا صاحب عمر کوٹ ضلع ڈیرہ غازی خان۔
(۲۹) میاں رحمت علی صاحب سادھو چک ڈاکخانہ گورداسپور۔

ناظر بیت المال۔

حکیم عبد المالک صاحب اور انکے والد میاں احمد دین صاحب پونچھی توجہ کریں

نظارت بیت المال کے حق میں اور حکیم عبد المالک صاحب اور ان کے والد صاحب میاں احمد دین صاحب پونچھی کے خلاف دارالقضاء نے ۲۵۲ روپے کی ڈگری کئی سال ہوئے دی تھی۔ باوجودیکہ باپ بیٹا دونوں نے اسکی ادائیگی کے کئی وعدے کئے مگر ایفاء نہ ہوئے۔ اور آج تک ایک پیسہ بھی وصول نہیں ہوا۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اس اعلان کی اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر معقول اور تسلی بخش صورت ان کی طرف سے معلوم نہ ہوئی۔ تو پھر اس میعاد کے بعد ہر دو باپ بیٹا کے خلاف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کی جاوے گی۔ کہ انہیں جماعت احمدیہ سے خارج فرمایا جاوے۔

انچارج شعبہ تنفیذ (نظارت امور عامہ) قادیان

اطفال احمدیہ کا امتحان ۲۰ جون کو ہوگا

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ گیارہ سے پندرہ سال کے اطفال احمدیہ کے امتحان سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (پہلے ۴۸ صفحے) کے لئے ۲۰ جون ۱۹۴۱ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ قائد احباب اور زعمائے کرام سے درخواست ہے کہ وہ امتحان کے لئے بچوں کو تیاری کروانے کا اہتمام فرمادیں۔ نیز امتحان میں شامل ہونے والے بچوں کے نام معہ ولدیت و ایک پیسہ فی کس فیس امتحان جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ چونکہ وقت کم ہے۔ اس لئے فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ والسلام

مہتمم صاحب اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۷۷:۔ منکہ احمد دین ولد علم دین قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر تیس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کوٹلی پٹھاناں ڈاکخانہ رسول ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۱۳۲۰/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اس لئے میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مگر میری ماہوار آمد مبلغ ۳۰ روپے ہے۔ جس پر میرا گذارہ ہے۔ میں اس آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جس قدر آمد ہوگی۔ اس کا دسواں حصہ ہر ماہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔

العبد:۔ احمد دین بقلم خود حال کوئٹہ۔
گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ ڈار حلوائی۔
گواہ شد:۔ عبد المجید خان انچارج کمپ ڈسپنسری ہز ہائنس خان قلات۔

نمبر ۵۸۷۸:۔ منکہ مرزا ظہیر الدین منور احمد ولد مرزا برکت علی صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار العلوم قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۱۳۲۰/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت میری کتب ہیں۔ جنکی قیمت قریباً للعہ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میں صدر انجمن احمدیہ میں کارکن ہوں۔ اور ۱۵ روپے ماہوار تنخواہ پاتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اپنی جائیداد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں۔ تو اس میں سے اس قدر روپیہ منہا کردیا جائیگا۔ فقط۔

العبد:۔ مرزا ظہیر الدین منور احمد۔
گواہ شد:۔ مرزا برکت علی احمدی والد موصی
گواہ شد:۔ خواجہ عبد الکریم خالد کلرک پراویڈنٹ فنڈ

نمبر ۵۸۶۳:۔ منکہ دین محمد ولد باغ قوم ہوڈینیاں پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھٹیاں گھوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۴۱/۳/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد بصورت زرعی اراضی مختلف مواضعات میں اپنے بھائیوں کے ساتھ مشترکہ ہے۔ جس کا صحیح اندازہ مجھے معلوم نہیں۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ کاشتکاری کی آمد پر ہے۔ جس کا سالانہ اندازہ مبلغ ۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔

العبد:۔ دین محمد حال ناصر آباد نشان انگوٹھا ڈاکخانہ کنجیجی سندھ۔
گواہ شد:۔ چوہدری عبد المومن خان ناصر آباد
گواہ شد:۔ چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۵۸۵۳:۔ منکہ غلام فاطمہ زوجہ میاں دین محمد صاحب قوم ارائیں عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بھٹیاں گھوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳۱۹/۳/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اس کے علاوہ میری اور ۴/ کوئی موجودہ وقت جائیداد نہیں۔ یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے کرسند ہے۔ العبد:۔ غلام فاطمہ موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ دین محمد خاوند موصیہ گواہ شد:۔ چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۶ مئی - ۲ جنوری ۱۹۴۱ء کو لاہور میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے مشہور مہاسبھائی لیڈر رائے بہادر بیلی رام کوکسی نے شام کے آٹھ بجے پستول سے ہلاک کر دیا تھا۔ پولیس نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے دو ہندوؤں کا اس معاملہ میں چالان کیا تھا سشن جج نے ان کو پھانسی کی سزا کا حکم دیا تھا - آج ہائیکورٹ نے ان کو بری کر دیا۔ اور قرار دیا کہ پولیس نے حیل سازی کی ہے۔ اور شہادتیں قابلِ اعتبار نہیں ہیں۔

لنڈن ۲۶ مئی - ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے۔ کہ شنبہ کے روز جرمن ہوائی جہازوں نے کریٹ پر اس قدر بے پناہ بم باری کی - کہ اس کی مثال شاید ہی مل سکے بعض شہروں پر چھ گھنٹے مسلسل بم باری کرتے رہے - تین اہم شہر بالکل تباہ ہو گئے - اور بعض جگہ تجارتی مراکز کا نام ونشان مٹ گیا۔ کینیا کے مغرب میں جرمن فوجیں برطانی مورچوں میں داخل ہو گئی ہیں۔ جرمنوں نے ہوائی جہازوں سے یہاں ٹینک بھی اتارے ہیں۔ روم ریڈیو کا بیان ہے کہ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں پکڑنے والی کشتیوں میں جو پچاس ساٹھ آدمی لے جا سکتی ہیں۔ جرمن فوج بھی کریٹ میں اتاری گئی ہے۔

لنڈن ۲۶ مئی معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنوں نے کریٹ میں پیراشوٹ سپاہی سب سے پہلے عین اسی جگہ اتارے جہاں تین ہزار اطالوی قید تھے۔ جن کو رہا کر کے مسلح کر دیا گیا۔ اس جگہ کے قریب ہی شاہ یونان اور ان کے وزیر اعظم رہائش پذیر تھے۔ اور پیراشوٹوں نے ان کے اور ان کی فوج کے درمیان سلسلہ رسل ورسائل منقطع کر دیا۔

انقرہ ۲۶ مئی - امریکن اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ "ہڈ" کی غرقابی سے برطانیہ کو بھاری نقصان پہونچا ہے یہ برطانیہ کا سب سے بڑا جنگی جہاز تھا - جس کا وزن ۴۲ ہزار ٹن تھا۔

لاہور ۲۶ مئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوئٹہ کو خالی کئے جانے۔ لاہور کے سکول اور کالج یکم جون سے بند کر دئیے جانے - اور اگلے ہفتہ دہلی دروازہ کے باہر ہر شخص کو حکومت کی طرف سے پانچ پانچ روپیہ کے نوٹ تقسیم کئے جانے کی افواہیں بالکل بے بنیاد ہیں۔

لنڈن ۲۷ مئی آج بحری وزارت نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ جرمنی کا مشہور جنگی جہاز بسمارک غرق کر دیا گیا ہے۔ جب سے گرین لینڈ کے پاس برطانیہ کا جہاز ہڈ غرق ہوا ہے۔ برطانی جہاز بسمارک کا پیچھا کر رہے تھے - کل بحری بیڑے کے ہوائی جہازوں نے اس پر حملہ کیا۔ ایک تارپیڈو نشانہ پر لگا - اور وہ غرق ہونے لگا - جرمن ہائی کمانڈ نے کل اعلان کیا تھا کہ بسمارک سے برطانی بیڑے کی لڑائی ہو رہی ہے اس جہاز نے گذشتہ نومبر میں کام شروع کیا تھا۔ اس کا وزن ۳۵ ہزار ٹن تھا - اسے سمندر میں اتارتے وقت ہٹلر خود موجود تھا - اس پر پندرہ انچ دہانہ کی آٹھ توپیں تھیں - اور اس کی رفتار تیس ناٹ سے زیادہ تھی

لنڈن ۲۷ مئی - کریٹ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ لنڈن میں اس خبر کو درست سمجھا جاتا ہے۔ کہ کینڈیا کے مغرب میں جرمن ہماری چوکیوں میں گھس آئے ہیں۔ اور گو یہ خطرہ کی بات ہے مگر جب تک وہ زیادہ تعداد میں اندر نہ آجائیں زیادہ خطرہ نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن وہاں ٹینک نہیں اتار سکے - آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا۔ کہ کریٹ میں لڑائی کی حالت کبھی کچھ اور کبھی کچھ ہو جاتی ہے - جرمن برابر پیراشوٹ اتار رہے ہیں۔

قاہرہ ۲۷ مئی - عراق میں رشید علی گورنمنٹ کا زور کم ہو رہا ہے - اور جرمن اسے کوئی مؤثر امداد نہیں پہنچا سکے۔ اس لئے اچھے اچھے جرنیل اس کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں۔ وزیر جنگ ناجی شوکت انقرہ پہونچ گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس سفر کی غرض علاج کرانا ہے عراقی ہوائی بیڑے کا قریباً خاتمہ ہو چکا ہے۔ اور اب صرف چند جرمن جہاز وہاں کام کر رہے ہیں۔ شام کے بعض اڈوں میں کھڑے ہوئے جرمن ہوائی جہازوں پر برطانوی طیاروں نے سخت بم باری کی -

انقرہ ۲۷ مئی - ترکی کے پندرہ شہروں میں جدید قسم کے تہ خانے تیار کئے جا رہے ہیں۔ جن میں ہوا کے لئے روشندان اور ہسپتال بھی موجود ہوں گے -

قاہرہ ۲۷ مئی - جبانیہ کے علاقہ میں جتنے ہندوستانی تھے - وہ سب کے سب بصرہ پہونچا دئیے گئے ہیں۔ جہاں سے وہ ہندوستان بھیجے جا رہے ہیں۔

بمبئی ۲۷ مئی - آج بھی یہاں اکا دکا حملے ہوتے رہے - دوپہر تک چھ آدمیوں کے چھرا گھونپ دیا گیا۔ ہندو مسلمانوں کے ایک وفد نے صبح پولیس کمشنر سے ملاقات کی۔ اور شام کو پھر ملیں گے۔

لنڈن ۲۷ مئی - جرمنی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے مان لیا ہے۔ کہ بسمارک غرق ہو گیا ہے۔ جب اسے سمندر میں اتارا گیا - تو جرمنوں نے کہا تھا کہ یہ کبھی نہیں ڈوب سکتا۔ گذشتہ ہفتہ یہ ناروے کی ایک بندرگاہ سے نکلا تھا۔ اور برطانی بیڑے کے افسروں نے نہایت ہشیاری سے تمام رستے روک لئے ہوئے تھے۔ اب جرمنی کے پاس صرف تین بڑے جہاز رہ گئے ہیں۔ جن میں سے دو بریسٹ کی بندرگاہ میں دبکے پڑے ہیں۔ اور برطانوی طیارے ان کی کئی بار خبر لے چکے ہیں برطانیہ کے پاس پندرہ بڑے جہاز ابھی موجود ہیں۔

لنڈن ۲۷ مئی - کریٹ اور یونان کے درمیان سمندری علاقہ بہت تنگ ہے۔ اور یہیں برطانی بیڑے کو لڑائی لڑنی پڑی ہے۔ تاہم تین جرمن جہاز ڈبوئے جا چکے ہیں۔ برطانی بیڑے کی امداد کے لئے مصر سے بم بار بھی نہیں پہونچ سکتے۔ اس لئے برطانی بیڑے کو بھی معمولی سا نقصان پہنچا ہے -

جرمن کینیا اور سودا کی بندرگاہوں پر قبضہ کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ برطانی فوجوں نے کریٹ میں ایسا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ کہ جرمنوں کو سخت حیرانی ہو رہی ہے۔ اگر انہیں یہاں شکست ہوئی - تو ان کی فوجی ساکھ کو سخت نقصان پہنچے گا - ترکی میں اندازہ کیا گیا ہے - کہ کریٹ میں جرمن فوج ۲۸ ہزار ہے - مگر لنڈن میں اس تعداد کو مبالغہ آمیز سمجھا جاتا ہے

لنڈن ۲۷ مئی - ایک بڑے نازی افسر کا بیان ہے - کہ رشید علی نے مئی کے آغاز میں ہی برطانیہ سے لڑائی چھیڑ کر ہٹلر کے پروگرام میں گڑبڑ پیدا کر دی ہے۔ دراصل اس لڑائی کا وقت کریٹ کے بعد تھا۔ برطانی موٹر سوار دستے بغداد کے عقب میں دریائے فرات پر مصروف عمل ہیں۔ جبانیہ میں سے جو ہندوستانی کنبے ہوائی جہازوں میں بصرہ لائے گئے ہیں۔ ان میں ۱۲۱ عورتیں اور ۳۰۷ بچے بھی ہیں۔

شملہ ۲۷ مئی - سرکاری طور پر ایک اعلان میں جرمنی اور اس کے مقبوضہ ممالک۔ فرانس اٹلی وغیرہ ملکوں میں مقیم ہندوستانیوں کو واپس لانے کے لئے روپیہ بھیجنے کا طریقہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اس وقت جرمنی میں پندرہ پونڈ آزاد فرانس میں ۱۲½ پونڈ۔ اٹلی میں نو سو لیرا۔ اور دشمن کے دوسرے ملکوں میں دس پونڈ سے زیادہ رقم ماہوار نہیں بھیجی جا سکتی - جو روپیہ بھیجنا ہو اس کا انتظام گورنمنٹ برطانیہ۔ گورنمنٹ آف انڈیا کی سفارش پر امریکن سفارت خانہ کی معرفت کرتی ہے۔ اب روپیہ بنکوں کی معرفت نہیں بھیجا جا سکتا۔ اس کے لئے حکومت ہند کے دفتر خارجہ کو درخواست کرنی چاہیئے -

لنڈن ۲۷ مئی حبشہ میں اٹلی کی بچی کھچی فوجوں کو ختم کرنے کا کام برابر جاری ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی